



## سوال

کتب ستہ کے مولفین

## جواب

کتب ستہ کے مولفین یہ ہیں :

1- امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

2 امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

3 امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ

4 امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

5 امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

6 امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کے سامنے ہر ایک کا مختصر سا سوانحی خاکہ رکھتے ہیں :

اول :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ :

نام و نسب :

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری۔

نسبت : امام بخاری کے دادا مغیرہ بخاری کے گورنریمان جعفی کے غلام تھے ، تو اسلام لانے کے بعد اسی کی طرف منسوب کیے جانے لگے۔

ولادت اور حالات :

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے 194 ھ بخارا میں آنکھ کھولی تو آپ کے والد وفات پاچکے تھے ، دس برس سے بھی کم عمر میں انہوں نے حدیث کو حفظ کرنا شروع کر دیا تھا ، جب جوان ہوئے تو مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مکہ میں ہی رہ کر آئمہ فقہ اور اصول حدیث سے علم کا حصول کرتے رہے۔

تو اس کے بعد علم کے حصول کے لیے سولہ برس تک ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے ، جس میں بہت سارے آئمہ حدیث کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور حدیث نبویہ



انھیں کیں حتیٰ کہ ان احادیث کی تعداد 600.000 سے بھی تجاوز کر گئی۔

اور ان احادیث میں انہوں نے ہزار محدثوں سے مراجعہ اور مناقشہ کیا جو کہ صدق و تقویٰ اور سلیم العقیدہ سے معروف تھے، تو اتنی بڑی تعداد احادیث میں سے انہوں نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو مرتب کیا جس میں انہوں نے صحت کے اعتبار سے دقیق ترین علمی اسلوب متعین کرنے اور احادیث کی صحت میں تمیز و جھان پھٹک کے بعد صحیح بخاری کو مرتب فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے اس کتاب میں وہ سب صحیح احادیث جمع نہیں کی جو ان کے پاس تھی بلکہ وہ احادیث جمع کیں جو صحیح احادیث میں سے بھی صحیح ترین احادیث کا درجہ رکھتی تھیں۔

اور اپنی کتاب کا (الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سننہ وایامہ) نام رکھا جو کہ صحیح بخاری کے نام سے معروف ہو چکی ہے۔

امیر بخارانے یہ چاہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری اس کے گھر جا کر اس کی اولاد کو تعلیم دیں اور احادیث سنائیں تو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا "علم ان کے گھر میں ہی دیا جائے گا" یعنی علم کے پاس آیا جاتا ہے نہ کہ علم کسی کے پاس جانا ہے تو جو بھی علم کا حصول چاہتا ہو اسے علماء کے پاس ان کے گھر یا پھر مسجد میں جانا ہوگا، تو امیر بخارا اس وجہ سے ان سے حقد کرنے لگا اور انہیں بخارا سے نکلنے کا حکم دے دیا۔

تو امام بخاری رحمہ اللہ الباری سمرقند کے قریب ایک خربت تک نامی بستی جہاں پر ان کے کچھ اقربا بھی رہائش پزیر تھے وہاں آگے اور موت تک وہیں رہے انکی موت 256ھ میں 62 برس کی عمر میں ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، آمین۔

دوم:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ:

نام و نسب اور حالات:

مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نيسابوری اور کنیت ابو الحسین تھی حفاظ آئمہ حدیث میں ہیں اور اعلام محدثین میں شمار ہوتا ہے۔

نيسابور میں امام شافعی رحمہ اللہ الکافی کی وفات والے دن 204ھ میں آنکھ کھولی ابتدائی علم نيسابور میں ہی حاصل کیا اور جب جوان ہوئے تو حصول علم کے لیے عراق اور حجاز کا رخ کیا، جہاں پر شیوخ کی کثیر تعداد سے سماع کیا اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت سارے حدیث کے علماء سے حدیث روایت کی ہے۔

ان کی مشہور کتب میں صحیح مسلم شامل ہے جو کہ کتب ستہ میں ایک معتبر کتاب کا درجہ رکھتی ہے، امام مسلم نے اس کتاب کی تالیف میں تقریباً پندرہ برس صرف کیے، اور صحیح مسلم کا احادیث کی قوت کے اعتبار سے درجہ امام بخاری کی صحیح بخاری کے ساتھ ہے، اور بہت سے علماء نے اس کی شروحات لکھی ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب میں "کتاب الطبقات، کتاب الجامع، کتاب الاسماء، وغیرہ بھی شامل ہیں جن میں سے کچھ مطبوع اور کچھ مخطوط ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نيسابور کے قریب نصر آباد نامی شہر میں 57 برس کی عمر 261ھ میں اس دار فانی سے کوچ فرما گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت برسانے۔

سوم:

امام ابو داؤد رحمہ اللہ المعبود:

نام و نسب:

سليمان بن الأشعث بن شاذان بن عمرو بن اسحاق بن بشير الأزدي سجستاني، انہیں سجستان کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجستاني کہا جاتا ہے۔



## حالات و رحلت :

ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور میں اہل حدیث کے امام مانے جاتے تھے اور سنن ابوداؤد کے مولف ہیں جو کہ کتب ستہ میں سے ایک ہے، 202ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے فقہ کا علم حاصل کیا اور ان کے ساتھ ہی رہے اور امام احمد سے مشابہت رکھتے تھے۔

طلب علم کے لیے حجاز عراق اور خراسان، شام و مصر اور ثغور کی طرف سفر کیا، ان کے شاگردوں میں امام نسائی اور ترمذی وغیرہ شامل ہیں ان میں بلند درجہ کی صلاح اور تسک بالذہن پایا جاتا تھا انہوں نے اپنی کتاب سنن میں تقریباً (5300) احادیث جمع کی ہیں۔

امیر ابو احمد (الموفق العباسی) نے ان کے سامنے تین چیزیں رکھیں کہ ان پر عمل کرو پہلی یہ کہ بصرہ جا کر اسے اپنا مسکن بنا لیں تاکہ طلاب علم وہاں جائیں اور بصرہ آباد ہو، دوسری یہ کہ اس کی اولاد کو سنن ابوداؤد پڑھائیں، اور تیسری یہ کہ: اس کی اولاد کے لیے ایک خاص مجلس ہونی چاہیے اس لیے کہ خلیفہ کے بچے عالم لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔

تو ابوداؤد رحمہ اللہ العمود نے جواب دیا کہ پہلی اور دوسری بات تو مانی جاسکتی ہے لیکن تیسری بات کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ علم میں سب لوگ برابر ہیں، تو موفق العباسی کی اولاد عالم لوگوں کی مجلس میں ہی حاضر ہو کر بیٹھتے تھے صرف عام طلاب اور موفق کی اولاد کے درمیان پردہ ہوتا تھا۔

ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ بصرہ میں ہی رہے اور وہیں 275ھ میں 73 برس کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمت برسانے۔

چہارم :

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ :

نام و نسب :

محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک السلمی الترمذی، اور کنیت ابو عیسیٰ ہے، ماوراء النہر کے علاقہ ترمذ سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ترمذی کہا جاتا ہے۔

آئمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں 209ھ میں پیدا ہوئے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے زانوئے تلمذ تکیے اور امام بخاری رحمہ اللہ الباری کے کچھ شیوخ و اساتذہ سے بھی حدیث سماعت فرمائی، خراسان، عراق اور حجاز کی طرف طلب حدیث کے لیے سفر کیا۔

حفظ و امانت اور علم حاصل کرنے میں اپنے شیوخ امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد سے شہرت حاصل کی اور الجامع تصنیف فرمائی جو کہ کتب احادیث ستہ میں سے ایک ہے جس میں علل حدیث کے فنون جمع کیے جس سے فقیہ آدمی مستفید ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ حدیث کو ذکر کرتے ہوئے غالباً فقہی حکم بھی ذکر کرتے ہیں اور اس کی اسانید ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ جتنے صحابی بھی اس حدیث کو روایت کرنے والے ہوں ان کا تذکرہ کرنے کے بعد حدیث پر ضعیف اور صحیح کا حکم بھی لگاتے ہیں۔

اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فقہاء میں سے اس حدیث کو کس نے لیا اور کس نے اسے نہیں لیا، تو ان کی یہ کتاب جامع ترمذی سنن میں جامع اور فقیہ کے لیے زیادہ نفع مند ہے۔

اور ان کی دوسری تصانیف میں کتاب الشمائل النبویہ اور علل فی الحدیث شامل ہیں، مختلف ممالک میں گھوم کر صحیح احادیث اکٹھی کرنے کے بعد زندگی کے آخری ایام میں نابینا ہو گئے تھے، 70 برس کی عمر پا کر 179ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمت برسانے۔

پنجم :



امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ :

نام و نسب :

احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی، اور کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔

خراسان کے ایک شہر نسائیں (215ھ) پیدا ہوئے اور اسی کی نسبت سے نسائی کہا جاتا ہے، اس کی طرف نسائی یا نسوی نسبت ہوتی ہے، امام نسائی دین کے اعلام اور اپنے دور کے امام اور محدثین کے ہر اول دستے میں تھے، امام نسائی کی جرح و تعدیل علماء کے ہاں معتبر ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے ابو الحسن دراقطنی کو کوئی باریہ کہتے ہوئے سنا کہ: ابو عبد الرحمن علم حدیث میں جتنے لوگوں کا بھی ذکر ملتا ہے ان میں مقدم ہیں اور اپنے زمانے میں راویوں پر جرح و تعدیل کرنے میں بھی مقدم تھے۔

انتہائی درجہ کے متقی اور متورع تھے، اور صیام داود علیہ السلام کا التزام کیا کرتے تھے جو کہ روزوں میں سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

بصرہ کو اپنا مسکن بنایا اور وہیں ان کی تصانیف بھی مشہور ہوئیں اور لوگ ان سے حصول علم کیا پھر امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ دمشق منتقل ہوئے اور وہیں تیرہ صفر 300ھ کو 85 برس کی عمر میں رحلت فرما گئے، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں برسائے۔

شعیب :

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ :

نام و نسب :

محمد بن یزید الریبی القزوینی، اور کنیت ابو عبد اللہ ان کے والد یزید ماجہ کے نام سے معروف تھے اسی بنا پر یہ ابن ماجہ کے نام سے معروف ہیں اور ولاء میں ربعیہ کی طرف نسبت سے ربعی مشہور ہیں۔

حافظ مشہور سنن حدیث کے مولف ابن ماجہ قزوین میں 209ھ کو پیدا ہوئے اور کتابت حدیث اور حصول علم کے لیے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکتہ المکرمہ، شام، مصر اور ریی کی طرف سفر کیا۔

اور ان رحلات میں تین کتابیں تصنیف کیں، ایک کتاب تفسیر اور ایک کتاب تاریخ جس میں صحابہ کرام کے دور سے لیکن ان کے دور تک کے رجال کی خبریں اور حالات مدون کیے، اور تیسری کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔

بالاتر یہ بھی 22 رمضان بروز سوموار 273ھ میں 64 برس کی عمر پا کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت برسائے۔

کتب ستہ کی احادیث پر حکم :

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو تو امت نے شرف قبولیت دے دیا اور اس پر مستفق ہیں کہ ان میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ سب صحیح ہے الا یہ کہ بعض الفاظ جو کہ بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اس لیے نقل کیے ہیں کہ یا تو صراحتاً ان کی علت بیان کی جائے اور یا پھر تلمیحا جیسا کہ علماء کرام اور محققین حضرات نے تحقیق کی ہے۔ مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔



لیکن باقی ساری کتب سنن، (سنن ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) میں ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں کچھ پر تو صاحب کتب نے متنبہ کر دیا ہے، کیونکہ اصحاب سنن رحمہم اللہ تعالیٰ نے سب احادیث ضعیفہ کی وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ ضعیف ہے، اس لیے باقی بعض احادیث ضعیفہ کو دوسرے علماء کرام نے بیان کر دیا ہے، اس لیے کہ اصحاب سنن نے احادیث کو باسند بیان کیا ہے جس کی بنا پر اہل علم آسانی سے صحیح اور ضعیف کو سند میں موجود اولوں کے حالات و جرح و تعدیل اور ثقہ اور ضعیف کی بحث کر کے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ اور ان علماء رجال میں سے مشہور علماء احمد بن حنبل، دارقطنی، یحییٰ بن معین، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام ذہبی، الواقی، السخاوی، اور معاصرین میں سے علامہ ناصر الدین الالبانی اور احمد شاہ کروغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔